

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب فیض انتساب از تصنیف جناب مولوی کریمت علی صاحب بنوری الهمی



بہتمام محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان رحوم و تربیت یافتہ برادر مسلم محمد مسعود خان

مطبعہ امجدیہ لاہور
درجہ نظامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قول الامامین

فقیر کراست علی جوہر ہی کی طرف سے سار دینی بھائیوں کی خدمت شریفین
جو اس فقیریت حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہیں بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے واضح ہو کہ لازمہ سب لوگ اور روزامیان کے گروہ جو فرائض کی کھلائی
ہیں یہ سب کے سب وہابی ہیں اور اہل سنت و جماعت ہرگز نہیں ہیں
بلکہ یہ لوگ سارے اہل سنت و جماعت سے خصوصاً صاحبزادہ شریفین
کے لوگوں سے بڑی عداوت رکھتے ہیں اور مکہ کا نام لینے سے جملہ خاک
ہو جاتے ہیں اور طرح طرح سے اور کما عیب بیان کرتے ہیں جو کوئی چاہے
ازمالے اور یہ سب لوگ اپنے گروہ کے سوا کس کو مشرک جانتے ہیں یہی حقیقت ہے
وہابیوں کا رد المختار میں لکھا ہے اور ان لوگوں کا حال مرغی کے گندے بیضہ
کا ایسا ہی ہے جس بیضہ کو جب ایک مرغی نے گندو کیا تب پھر اس کو اگر تمام
جہان کی مرغی بیوے تو اس سے بچا نہیں نکلتا ویسے ہی یہ لوگ جو گروہ سب کے

رہتے ہیں اور انکو اپنے مذہب کے حق ہونے پر دسواں نہیں آتا یہاں تک
 کہ جب وہ باہونکار اور ہوا محتاتب مسلمانوں کے جہاز پر چڑھ جاتے اور اتنا مال لے کر کہیں
 اللہ اکبر کہتے ہوئے سیکڑوں مسلمانوں اور حاجیوں کو قتل کر دیتے تھے اور انکا مال لوٹتے
 یہاں تک کہ جب انکا معظہ پر غالب ہو گئے تھے تب انکا سادی فخر کی اذان کی وقت
 وہاں کے کوچہ میں پکارتا پھرتا تھا کہ اے مکہ کے مشرک لوگ انھوں نماز پڑھو اور جب
 مدینہ منورہ پر غالب ہوئے تب بقیع کی قبروں کو کھودا اور روضہ مبارک پر بھیست اڑی
 کرنی چاہتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اوسکے کیر کو باطل کر دیا الغرض باوجود ان سب
 گمراہیوں کے وہ لوگ اپنے مذہب کو حق جانتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
 نے اونکی شوکت کو توڑا یعنی اونکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگوں کے دل میں
 سمائی تھی سو نکلی گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالیٰ نے خراب کیا
 اوسکے شہر و گج اور اوسکے اوپر فتح دیا مسلمانوں کے لشکر دن کو بارہ سو
 تینتیس ہجری میں اس مضمون کو جو چاہے ردالمحتار کی تیسری جلد کے
 باب البیناۃ میں دیکھ لے سو یہ گمراہ لوگ جو اپنی گمراہی پر مضبوط رہتے
 ہیں اور حق بات کو نہیں سُننے تو اس سبب سے اکثر لوگ ایساں کا
 بڑا تعجب کرتے ہیں اور شبہ کرتے ہیں کہ شاید یہ لوگ حق پر ہیں تو اسکا
 سبب یہ ہے کہ اپنے گروہ کے سوا سب کو نہ کہ یہ لوگ سب کو مشرک
 جانتے ہیں اس سبب سے انکا ایمان خالص باقی نہیں رہتا تب
 اوسکے مذہب میں ان لوگوں کو شیطان دسواں نہیں دلاتا بلکہ اوسکے
 گمراہ کرنے سے اب وہ فراغت ہو کے بیٹھا ہے جیسا کہ تفسیر روح البیان میں

اعوذ بامس من الشیطان الرجیم کی تفسیر میں لکھا ہے اور نبی علیہ السلام سے
شیطان کے وسوسے دلائے کی حقیقت کو کون نے پوچھا تب فرمایا
علیہ السلام نے کہ جس گھر میں کچھ نہیں ہوتا اس میں چور نہیں داخل ہوتا
سوسہ وسوسے کا پانا نرا ایمان ہی لینے نرسے ایمان کی نشانی ہے اور کہا
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرق ہماری نماز میں اور اہل کتاب کی
نماز میں شیطان کا وسوسہ ہے یعنی ہماری نماز میں وسوسہ ہوتا ہے اور ان کی
نماز میں وسوسہ نہیں ہوتا اس واسطے کہ شیطان فراغت پا چکا ہے کافروں کے
شمل سے اس واسطے کہ کفار نے شیطان کی موافقت کیا ہے اور ہوں لوگ
شیطان سے مخالفت کرتے ہیں اور اس سے لڑتے ہیں اور لڑائی ہوتی ہے
مخالفت کے سبب سے انتہی اور سچے مسلمانوں میں جو شرک سے
غوب پاک ہیں باوجود ہم مذہب ہونے کے آپس میں جھگڑائی اور لڑائی
ہوتا ہے سو اسکا سبب یہ ہے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ شیطان
نا اسیہ ہو گیا ہے اسباب سے کہ مصلی لوگ اسکو پوجیں ورنہ کین
آپس میں درغلا تا کرتا ہے اور فتنہ فساد اور لوگوں میں مچائے رہتا ہے
یہ حدیث جامع صغیر میں ہے تو اب مسلمانوں کو لازم ہے کہ شیطان کی
مخالفت کریں اور آپس میں اتفاق رکھیں الغرض جب بدر ہوئے
مذہب کی حقیقت کھل گئی تو اب اسے مذکور بد مذہب ہوں یا انکے
سوا جو لوگ اہل سنت و جماعت کی مشہور کتابوں کے خلاف
بات لوگوں کو تعلیم کرتے ہیں یا تصوف کی معتبر کتابوں کے

خلاف اذہم کا قول و فعل ہو اور باوجود اسکے دعویٰ درویشی کا
 کرتے ہوں یا جو لوگ ایسی بات کہتے ہوں کہ اوسکی سند اہل سنت
 و جماعت کی معتبر کتابوں سے دیکھا نہ سکیں ان سب سے بہت ہی
 پرہیز کرنا چاہیے اور انکی بات ہرگز نہ سنا چاہیے اور ایک بڑا
 دھوکھا ان گمراہوں کا یہ ہے کہ جب کسی سے بحث کرتے ہیں
 تب عوام کو فریب دینے کیواسطے حدیث اور قرآن سے دلیل لاتے
 ہیں اور عوام سے کہتے ہیں کہ اللہ اور رسول کے کلام کو چھوڑ کے
 ہم دوسرے کے کلام پر کسواسطے عمل کریں اور فقہ دوسرے
 کا کلام ہو اور سب سے بڑا دوسواں یہ دلاتے ہیں کہ جب چاروں
 امام برحق ہیں تو ایک ہی امام کے مذہب پر اڑ جانا اللہ تعالیٰ کی
 کشادہ رحمت کو تنگ کرنا ہی ایسے ایک ہی امام کے مذہب کے
 موافق عمل کرنا بڑی مشکل ہے آسانی اسی میں ہے کہ کبھی امام ابوحنیفہ
 کبھی امام مالک کبھی امام شافعی کبھی امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ
 کے مذہب کے موافق عمل کریں سو اس دوسواں کار و مختصر یہ ہے
 کہ جب چاروں امام کے مذہب کے موافق عمل کریگا اور چاروں
 کے حکم کو برابر جانے گا تو ضرور ہوگا کہ ایک ہی وقت میں
 خب کو جسکو فارسی میں سوہل مارا اور ہندی میں گوہ کہتے
 ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حلال
 اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حرام جانے گا

تو ایک ہی وقت میں ایک ہی چیز میں اجتماع ضدین کا لازم آوے گا
 اور شرح عقائد نسفی وغیرہ میں اس بات کو معتزلہ کا مذہب لکھا ہے اور
 اسکو رد کیا ہے اور ایسا کرنے میں سکتے یعنی عاقل بالغ خود مختار بن جاویگا
 اور شریعت کا مقرر کرنا ہے فائدہ ٹھہریگا اور جو شخص جب جس مذہب کی
 تقلید چاہے تب اس مذہب کی تقلید کرے اس بات کو جامع الرموز
 میں معتزلہ کا مذہب لکھا ہے اور ایک ہی امام کو معین کر کے اسکی
 تقلید کو اہل سنت و جماعت کے مذہب بموجب واجب لکھا ہے اور
 فی الحقیقت یہ مسئلہ تحریری کے مسئلہ کے طور پر ہو کہ جیسا کہ تحریری
 کے خلاف عمل کرنا درست نہیں ہے اور تحریری کے خلاف کرنے میں
 نجات نہیں ہو ویسا ہی جب اپنے باپ ماں استاد مرشد قاضی مفتی
 بادشاہ اور کسی ایک ملک کے سارے خواص اور عوام کو کسی ایک
 امام کے مذہب پر دیکھا مثلاً ہندوستان کے ملک کے سارے خواص اور عوام
 کو امام ابو حنیفہ کے مذہب پر دیکھا تب اونکے مذہب کے راجع اور
 افضل ہو نیکی تحریری دل میں جم گئی تو اب اس کے خلاف کرنا درست
 نہیں اور اس تحریری کے خلاف میں نجات نہیں ہے اس بات کی
 خبری کی حقیقت کو عالم لوگ جانتے ہیں عوام کو اس بات کی خوبی کی خبر
 کہان ایک مضمون مختصر سنو تاکہ ان لائق ہونکے مذہب کی حقیقت
 معلوم ہو کہ انکا مذہب نفس کی تابعداری ہے اور نفس اتار دے انسان کا
 مجبور یعنی مخلوق ہے جاہ و ریاست کی محبت پر اور اس کے دل کا سارا قصد

اسی پر رہتا ہے کہ اپنے زمانے کے سارے لوگوں سے بڑھ کے ہے اور بالذات اسی بات
 کا خواہاں ہے کہ سارے مخلوق اور اسکے محتاج اور اسکے اوامر اور نواہی کے
 فرمان بردار ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو اور کسی کے حکم کے تابع نہ ہو اور چپوٹے
 ہوئے جانورن کی طرح نہ چھٹا پھرے جو چاہے ہو کرے اور یہ اس کا دعوا
 الوہیت کا یعنی معبود ہونیکا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہونیکا
 ہی بلکہ نفس کی سخت شریک ہونے پر بھی راضی نہیں ہے وہ چاہتا ہے
 کہ صرف وہی حاکم ہے اور سب اس کے محکوم اور حکم کے تابع رہیں
 تب اس کی دو اکیوا سطر اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء علیہم الصلوٰات
 والتسلیمات کو نبی کر کے بھیجا اور شریعت کے احکام مقرر کیے اور تابعداری
 اور تقلید کو فرض کیا بس جس نے تقلید اختیار کیا اور شریعت کی تابعداری
 کا لگھا اپنے گلے میں ڈال لیا وہ اس شرک سے بچا اس مضمون کو حضرت
 مجدد الف ثانی کے مکتوب پنجاب و دہلی وغیرہ میں دیکھو سو یہ لاندہ لوگ
 چاہتے ہیں کہ ہم کسی کی تقلید نہ کریں اور تقلید چھوڑنے کیواسطے یہ سب
 پھیر پھار کی باتیں کرتے ہیں اس سطر سے عوام کو اس بات کی خبر کہ ان کے اللہ
 اور رسول کے کلام کے معنی کا نام فقہ ہے اور اللہ اور رسول نے عامی کو یعنی
 سوائے مجتہد کے سب کو حدیث اور قرآن سے مسئلہ نکالنے سے منع کیا ہے
 اور اس بات کا حکم صرف مجتہدوں کو دیا ہے اور مجتہد کے عواصم حدیث اور
 قرآن سے دلیل لے لے اور اس سے مسئلہ نکالنے کو حرام کیا ہے اور مجتہد کے
 سوائے جو عالم لوگ ہیں ان کو بھی یہی حکم ہے کہ جو شخص جو مسئلہ بیان کرے اور

جو دعویٰ کرے وہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی معتبر کتابوں سے اپنے اس دعویٰ
 کی دلیل اور اس سلسلہ کا جواب نقل کر دے رد المحتار اور مختارات النوازل وغیرہ میں
 اس بات کو کھول کے لکھا ہے اور جس عالم سے کوئی پوچھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس بات کو
 سچ کہیگا اب عوام لوگ کو کتاب سمجھنا بہت مشکل ہے تو عوام لوگوں کے سمجھنے کی واسطے
 ایسی بات اس رسالہ قول الامین میں ہم لکھ دیتے ہیں کہ ان کو یقین آجائے اور دین مذہب کے
 معاملہ میں ہر کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہے اور اذکا دل اس بات کو قبول کر لے
 وہ بات یہ ہے کہ یہ بات سب کوئی سمجھتا ہے کہ جو چیز جس دین میں پیدا ہوئی
 ہے اس کی خوبی اور بُرائی جیسا اس دین والے پہچانتے ہیں ویسا دوسرے دین
 والے نہیں پہچانتے اور یہ بات بھی خوب ظاہر ہے کہ اچھی چیز کے ہوتے ہوئے
 کوئی شخص بُری چیز قبول نہیں کرتا اور یہ بات بھی سب کوئی سمجھتا ہے بلکہ سارے
 آدمی کی جبلت اس طرح اثری ہے کہ کافر یون یا مسلمان کہ جس بات کو خبر متواتر سے
 سنتے ہیں اس بات کا دل میں ایسا یقین ہو جاتا ہے کہ کسی طرح اس میں شبہ نہیں
 رہتا جیسا کہ چین کا ملک ہنہ کہی نہیں دیکھا ہے مگر خبر متواتر کے سبب خوب یقین ہے کہ چین کا
 ملک ہے اور اس کی خبر صحیح ہے اور افریقہ میں ہے اور تو اتر گئے ہیں ایسی خبر کو جس کا جھوٹہ ہونا ہرگز
 دل قبول نہ کرے جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اس سمجھ کے تو اسے خوب ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کا دین کہ مدینہ ہے اور دونوں میں دین کے قیاس تک پہنچ کر خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دی ہے وہ حدیث شکوۃ الصالحین میں موجود ہے کیونکہ اس بات کا اقرار یہود و نصاریٰ نہ کر
 و مسلمان اہل سنت اور شیعہ و سنی و مشن سب کرتے ہیں اور دین اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ظاہر کیا یہ بات بھی تواتر سے ثابت ہے تو دین کا دین کہ مدینہ ہے اور دونوں پاک مکان میں

قیامت تک دین رہنے کی خبر حضرت موسیٰ ہی توجہ دین اور مذہب دونوں پاک مکان میں
 جاری ہو اور دیکھا جاتا ہے اور جب طر سے دین پر اور اپنے اپنے مذہب پر ثابت اور قائم رہنا
 وہاں دیکھا جاتا ہے اور جس میں اور مذہب اور طر کو وہاں کے لوگوں نے اپنے سے پسند کر لیا ہو وہی دین اور
 مذہب اور وہی طر سچا اور اچھا ہے اور باقی سب جھوٹا اور بڑا ہر اور یہ بات بھی خوب یقینی ہے کہ جو
 دین اور مذہب مکہ معظمہ کے لوگوں کو بطور امانت کے قدیم سے ملا ہے اسی پر کوگ آپ بھی قائم رہیں اور جو
 بھی بطور امانت کے پہنچا دیتے ہیں اور ان کو آدمی کو حج اور طواف کے ارکان قلم کر کے ہیں اور ان سے
 حج ادا کرتے ہیں اور ان کو طواف کر داتے ہیں اور ان سب باتوں میں تمام جہان کے
 مسلمان لوگ اونکو امین جانتے ہیں اور کوئی اون پر اعتراض نہیں کرتا سوائے شیعوں اور
 وہابیوں اور خارجیوں اور لامذہبوں وغیرہ بد مذہبوں اور انکو امین کہیں نہ جہان میں
 کیونکہ انکو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کید اسطے امین کیا ہے سورہ والتین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ یعنی اور قسم ہے اس شہر امانت کی یعنی مکہ معظمہ کی اور انکی امانت
 میعاد ہی نہیں ہو بلکہ جب تک قرآن شریف ہی بتک اس شہر مکہ کے لوگ امین ہیں دنیا کے
 حاکموں کی طرف سے جو امین ہوتا ہے اور اسکی بات حاکم اور رعیت سب کو قبول کرنا پڑتا ہے گو کہ
 اوپر شہر خیانت کا بھی ہوا اور احکام الحاکمین نے مکہ والوں کی امانت کو اپنے علم قدیم سے جان
 تب انکو امین فرمایا تو اب انکو جو شخص امین سمجھا جائے یا شہرہ شخص قرآن شریف کا مسک و اور
 اسی مضمون کے معظیہ کے سارے مخالفوں کے مذہب کی برائی سمجھو سبحان اللہ حق آیا اور جھوٹ
 نکل چکا گا اب مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس زمانے سے لیکے قیامت تک مخالف لوگ جتنا
 وسواس و لاوین اسی مضمون سے سکو دفع کریں مثلاً حضرت مولانا شاہ عبدالغفری محدث
 دہلوی حنفی قدس سرہ نے سوالات عشرہ کے جواب میں لکھا ہے کہ اپنے امام کے سوا

دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا بغیر تینوں وجہوں میں سے ایک وجہ
 کے مکروہ ہے قریب حرام کے کیونکہ یہ کھیل ہے زمین میں وہ تین وجہ ہیں
 ترجیح تنگی تقویٰ سوا سی بات کو دلیل پکڑ کے لانا یہ سب لوگ کہتے ہیں
 کہ ہم لوگ رفع یدین کر سیکے قول میں ترجیح پاتے ہیں سوا اس کا
 رویہ ہے کہ حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا کس طرح سے درست نہیں کیونکہ رفع یدین
 نکرانے میں کچھ تنگی نہیں ہے اور اوسکے کرنے میں تقویٰ بھی نہیں ہے بلکہ
 نکرانے میں تقویٰ ہے کیونکہ رفع یدین کرنا لوگوں کے نزدیک بھی رفع یدین
 کرنا مستحب ہے اور نکرانے والوں کے نزدیک رفع یدین کرنا حرام ہے
 تو مستحب کا کرنا چونکہ واجب نہیں ہے اور حرام سے بچنا واجب ہے اس لئے
 رفع یدین کا نکرنا واجب ٹھہر اور ترجیح پانا جو کہا سوا دوسرے ہے کہ ترجیح پانا
 مجتہد یا مہیز کا کام ہے دوسرا جو اس بات کا دعویٰ کرے سو جھوٹا ہے جھٹلا
 انصاف کرو کہ امام اعظم اور امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر نے
 اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور در مختار دالے نے اور وغیرہ معتبر فقہانے
 اور لاکھوں حنفیوں نے خصوصاً مکہ معظمہ کے حنفی لوگوں نے ترجیح نہ پایا
 جنکو اللہ تعالیٰ نے امین کہا ہے اور عید سنو و جہین قیامت تک دین رہے
 کی خبر حدیث صحیح میں موجود ہے وہاں کے حنفی لوگوں نے ترجیح نہ پایا تو یہ
 جھوٹا مفتی ہے رفع یدین میں کس طرح ترجیح پانے لگا بس زیادہ تقریر سے
 کام نہیں ہر مسئلہ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے امینوں سے
 اور حرمین شریفین کے لوگوں سے کروا لو مثلاً وجود یہ لوگ جو حنفی ہیں اور ان کا

نشان حرمین شریفین میں اب تک نہیں بڑا کافصلہ بھی اور نہیں ایمون سے
 اور دیکھ دیں رالون سے کروالو اسی طرح سے عمل مولد شریفی کے مستحب
 ہوئی پچیس دیں جو معتبر کتابوں کے مضمون اور معتبر عالموں کے قول سے اور
 مولود میں جو قیام کرتے ہیں اور اسکے مستحب ہونے کی جو آٹھ دلیل ہیں رسالہ شخص
 میں لکھ کے چھپوا دیا ہے اور باوجود اسکے اب تک وہابی لوگ و دونوں کے منع
 کرنے سے باز نہیں آئے اسکا فیصلہ بھی اور نہیں لوگوں سے کروالو اور اسید پر جسے
 ہندوستان اور بنگالے کے دار الحرب اور دارالاسلام ہونے کے مسئلہ کا فیصلہ
 بھی کروالو علی بن ابی اس اب ایک بات اور بھی یاد رہے کہ جتنا فساد
 دین میں برپا ہوا ہے اور وہ نہیں دجالوں سے ہوا ہے جنہوں نے چار مذہب کے سوا
 پانچواں مذہب اختیار کیا ہے حرمین شریفین میں اس سب فساد کا نشان
 نہیں بلکہ پانچویں مذہب کے لوگ کو رہا جانے سے وہابی لوگ قید کرتے ہیں اور
 تفریق کرتے ہیں اور اس پاک مکان سے نکلوا دیتے ہیں بس خیر امین ہے کہ ہر ملک کے
 حاکم لوگ حسین پانچویں مذہب کی بوجھ سے اسکو سزا دیں اور ملک سے نکلوا دیں ایمان
 کو اس قدر کفایت ہے اس خاکسار کے دادا میر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ
 کو جو لکھ حدیث یا زیادہ یا تو تھی اس سب سے کہنے کا کہ آپ ابتداء کیوں نہیں کرتے
 تب آپ نے فرمایا کہ اب جتنا دیکھنا ایسا ہی جیسا چار بابی میں پانچواں پایہ لگانا ہے حدیث
 جب نفس کی خرابی کا حال اور اسکی خرابی کی دوا کیواسطے ہی لوگوں نے کچھ جانے کا حال
 اور شریعت کے احکام کی تابعداری اور تقلید کا حال بخوبی معلوم ہو چکا تو اب مجھ کو نفس کی خرابی
 کی دوا جو شریعت کی تابعداری سے خود بخود ہو جاتی ہے کر شریعت کے احکام میں تاخیر کے

نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہے یعنی نماز کے کوئی دواہر کرنا مذکور کی جیسا کہ تفسیر
روح البیان میں مذکور مقام کے پہلے لکھا ہے اور لیکن نفس جو ہر سوا کی اصلاح کا
سبب پانچون وقت کی نماز میں ہیں اسواسطے کہ فرضیت نماز کی نفس کی اصلاح
کیواسطے مقرر ہوئی ہے اسواسطے کہ نماز میں تین حال کے ساتھ تذل یعنی ذلیل بننا
اور اپنی ذلت کا ظاہر کرنا ہوتا ہے ایک تو ملک اعظم یعنی سب بادشاہوں کے بادشاہ کے
آگے ہاتھ باندھنے سے دوسرے رکوع کرنے سے تیسرے سجدہ کرنے سے
اور نفس بن جاتا ہے خضوع اور خشوع اور اور تذلل سے یعنی عاجزی اور فروتنی
اور فوتی کرنے اور اپنے تئیں ذلیل جاننے اور اپنی ذلت کے اقرار کرنے
اور اپنی ذلت کے ظاہر کرنے سے انتہائی اور باقی نماز کی فضیلت اور خوبی
آیت اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتابوں سے استفادہ
ظاہر ہے کہ اس کے بیان کی حاجت نہیں جو کوئی نماز نہ پڑھیکادہ شخص
کتنی ہی عبادت اور نیکی اور خیرات اور عمل صالح کر لیا اور سکا نفس کبھی شے کا
اور یہ بات بھی بدیہی اور یقینی ہے کہ اپنے نفس کی خرابی کسی کو پسند نہیں
تو اس صورت میں بے نمازی رہنا کب کسی کو پسند آوے گا اللہ تعالیٰ
ہم سب کو اپنے نفس کی اصلاح کی توفیق دے آمین اور نماز و نیکی
سے راجح ہے کہ اس کے سبب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریبے مکان میں پہنچ جاتا ہے اور نماز
تعالیٰ دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہے اور نماز میں اس کے دیدار کی بوقائی ہے اور یہ بات کسی

عبادت میں حاصل نہیں السلام

دعا و تسلی پران خود خاندان جنتیہ از فقیر محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

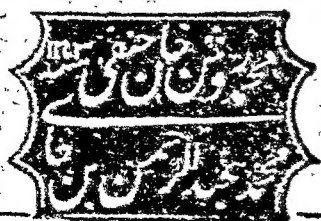
اے الہی از طفیل پیر مجہود
 بھی دل سے دور کرو سب کچھ اور غم
 طفیل پیر دادا باکر است
 مجھے تو نور عرفان اب عطا کر
 مجھے صدقہ محمدی و دہلوی کا
 دین اللہ و حیات کا بھی صدقہ
 بحق عبد الرحیم پیر پیرا
 الہی فیض ہو مجھ کو عنایت
 طفیل قطب عالم ایخداوند
 بصدقہ شیخ نجم الحق اطہر
 پیر عبد الغزیز نام آور
 بھی صدقہ قاضی یوسف ناصحی کا
 طفیل شیخ طاہر ہودے طاہر
 طفیل شاہ حامد یا الہی
 حسام الدین کا صدقہ ایخداوند
 الہی از طفیل خواجہ نور

براوے دین اور دنیا کا مقصود
 طفیل پیر احمد قطب عالم
 علی جوہوری بود نامت
 طفیل پیر احمد پیر اکبر
 کہ شاہ عبد الغزیز ہی نام ادھکا
 مجھے ہرگز نہ تو دوزخ کو دکھلا
 قیامت کو مجھے ہودے سہارا
 طفیل شاہ رفیع الدین حضرت
 مجھے کر نور ایمان سے تو خورسند
 تو کمر آسان حساب روز محشر
 مرا ہو خاتمہ کلمے کے اوپر
 رہا کر چاہ غم سے مجھ کو مولا
 گناہوں سے مرا باطن او ظاہر
 نہ دنیا میں پڑے مجھ پر تباہی
 نہ میں کی زمین کا ہو کین پیوند
 مجھے جنت میں پہونچا شو و سرور

غلام الحق کا صدقہ میرے مجبور
 بھی صدقہ سے سراج الدین لاجی
 نظام الدین شاہ اولیا کے
 فرید الدین و قطب الدین کا کی
 بھی عثمان و شرفیہ زمرنی کے
 طفیل خواجہ مو و دود چشتی
 طفیل یوسف و چشتی محمد
 بہ برکت خواجہ اسحاق چشتی
 حذیفہ اور ابراہیم اوسم
 طفیل ابن عیاض و عبد اللہ
 علی مرستقے اشیر خدا کے
 محمد مصطفیٰ کے صدقے امیر رب

تو بر لا میرے دل کا سارا مقصد
 تو میرا خاتمہ با خیر کر دے
 تو صدقے باپ ما کو بخش میرے
 معین الدین چشتی پیر یادی
 تو صدقے موت کو آسان کر دے
 تو کر آسان حساب روز سختی
 بہ برکت خواجہ چشتی احمد
 علو دینوری ہا بصرہ بصری
 علی آخوالنا امیر رب ارحم
 حسن بصری کے صدقے سائید
 تو صدقے جنت الاعلیٰ مجھے دے
 دعا محبوب کی مقبول ہو

الحمد للہ رب العالمین کہ یہ رسالہ فیض مقالہ قول الامین دفع و سواس داد و نام
 لادبیب غیر مقلدین میں تالیف لطیف واقعہ رموز خفی و علی مولوی کر امت علی
 صاحب جو پوری عشر و آخرام جمادی الاخریٰ سن۱۳۸۵ ہجریہ کو مطبع نظامی واقعہ کانپور
 میں اہتمام امید دار غفران ایزد سبحان محمد عبد الرحمن سے بحلیہ طبع آراستہ ہوا



محمد بن حنفیہ
 محمد بن حنفیہ
 محمد بن حنفیہ

واسطے سند کے ختم و دستخط
 ختم کے خاتمہ پر کیے گئے